یزید

کا دردناک انجام

04 مُحَرَّم الْحَرام 1448ھ

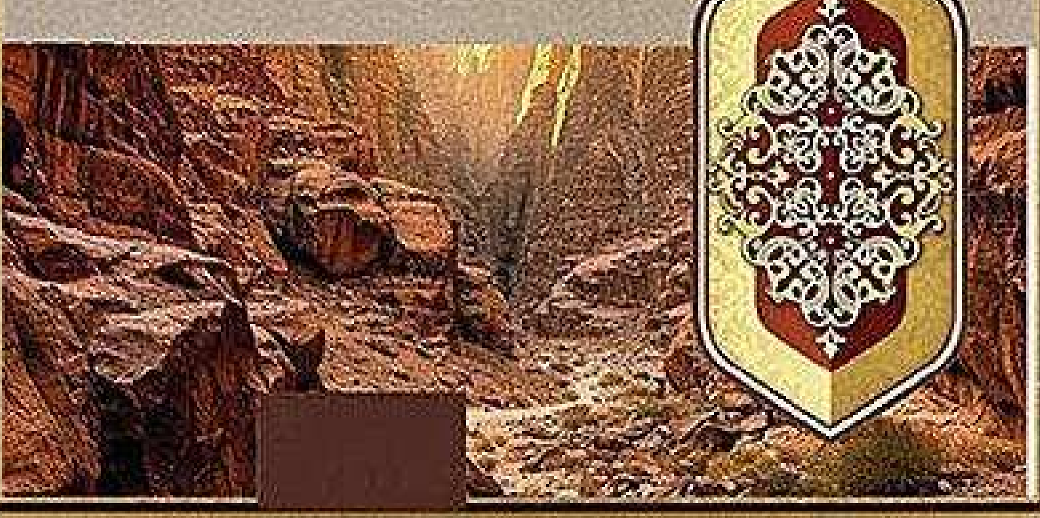

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نیّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ ... الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ مُحَرَّمُ الْحَرام کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے، جس میں کربلا کا واقعہ ہوا، جس میں یزید اور یزیدیوں نے نواسَۂ رسول، حضرت اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سمیت کم و بیش بہتّر(72) قابلِ اِحْتِرام ہستیوں کے ساتھ نہ صرف اِنتہائی نامُناسِب سُلوک کیا بلکہ اُن میں سے بہت سوں کے خُونِ ناحق سے بھی اپنے ہاتھوں کو رنگین کر کے ظُلْم و زِیادَتی کا وہ طوفانِ بدتمیزی برپا کیا کہ جس کی داستان عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کے لئے اِنتہائی اَذِیَّت کا باعِث ہے۔ یزید پلید، اِبْنِ زِیاد اور جو لوگ بھی ان بدبختوں کے ساتھ اُن مُبارک ہستیوں کی اِیذا رَسانی اور شَہادت کے ذِمّے دار تھے، اُن سب کا دُنیا میں بھی عبرتناک اَنْجام ہوا اور آخرت میں بھی اُنہیں ذِلّت و رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آیئے یزید پلید کی فِتْنہ اَنگیزیوں اور اُس کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں کچھ سُنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

یزید پلید کون تھا؟

یزید وہ بدنصیب شخص ہے، جس کی پیشانی پر اہلِ بَیْتِ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کے بے گناہ قتل کا سِیاہ داغ ہے اور جس پر ہر زمانے میں دُنیائے اسلام مَلامت کرتی رہی ہے اور قیامت تک اس کا نام حَقارت (ذِلّت) کے ساتھ لِیا جائے گا۔ یہ بد باطن، سِیاہ دل (شخص) 25 ہجری میں دِمشق میں پیدا ہوا۔ نہایت موٹا، بدنُما، بہت زیادہ بالوں والا، بداَخلاق، بدمِزاج، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بےاَدب، گُستاخ تھا۔ اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی تھیں کہ جن سے بدمُعاشوں کو بھی شرم آئے۔ جن سے شرعاً نکاح حرام ہے، یزید، ان سے نکاح کو رواج دینے والا، سُود اور دیگر حرام کاموں کو اعلانیہ کروانے والا تھا۔ (خلاصہ از سوانحِ کربلا، ص ۱۱۱، ملتقطاً)

غَیب دان آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے زمانۂ نُور بار میں وقتاً فوقتاً صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان کو یزید پلید کے فتنے سے آگاہ فرماتے رہے۔ جیسا کہ

حضرت ابُودَرْدَاء رَضِیَ اللهُ عَنۡہُ نے فرمایا کہ میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اَوَّلُ مَنْ یُّبَدِّلُ سُنَّتِیْ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّۃَ یُقَالُ لَہٗ یَزِیْدُ یعنی میری سُنَّت کا پہلا بدلنے والا بَنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہوگا، جس کا نام یزید ہوگا۔ (تاریخ مدینہ، یزید بن صخر...الخ، ۶۵/۲۵۰، رقم: ۸۲۹۲) ایک اور مقام پر اِرشاد فرمایا: میری اُمّت میں عَدل و اِنصاف قائم رہے گا، یہاں تک کہ پہلا رَخنہ انداز، بنواُمَیَّہ کا ایک شخص ہوگا، جس کا نام یزید ہوگا۔[1]

یزید پلید کی فتنہ اَنگیزیوں کے بارے میں سرکارِ نامدار، غَیبوں پر خبردار صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِنہی پیش گوئیوں کی وجہ سے مشہور صحابیِ رسول حضرت اَبُوہُرَیرہ رَضِیَ اللهُ عَنۡہُ اپنے

1...فردوس الاخبار، ذکر الفصول من ادوات الالف واللام، باب اللام الف، ۴۲۷/۲، حدیث: ۷۷۰۹

وصال سے قبل یہ دُعامانگا کرتے تھے: اَعُوْذُ بِاللّٰه مِنْ رَأْسِ السِّتِّیْنَ وَاِمَارَۃِ الصِّبْیَان ”یعنی اے اللہ پاک ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، 60 ہجری کے آغاز اور لڑکوں کی حکومت سے۔“ چُنانچہ آپ کی یہ دُعا قبول ہوئی اور 59 ہجری میں (بمقام مدینۂ طَیِّبہ میں) آپ کا اِنتقال ہو گیا (اور ٹھیک 60 ہجری میں یزید پلید مَسْنَدِ سَلْطَنت پر نمودار ہوا۔)(1)

یزید پلید کی جفاکاریاں

صَدْرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانا مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحمَۃُ اللهِ عَلَیْه یزید پلید کی حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے دُشمنی کی وجہ بیان کرتے ہوئے اور شہادتِ امام حُسَیْن کے بعد یزید کی طرف سے مکے اور مدینے شریف کے مسلمانوں پر ڈھائی جانے والی ظُلم و زِیادَتی کا تذکِرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کا وُجُودِ مُبارَک یزید کی آزادیوں کیلئے ایک زبردست مُحْتَسِب (یعنی حساب لینے والا) تھا، وہ جانتا تھا کہ آپ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) کے زمانۂ مُبارَک میں اُس کو کُھل کر کھیلنے کا موقع نہ ملے گا اور اُس کی کسی بھی اُلٹی حرکت اور گمراہی پر حضرت امام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ صبر نہ فرمائیں گے، اس کو نظر آتا تھا کہ امام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ جیسے دِیندار کا کوڑا ہر وقت اس کے سر پر گھوم رہا ہے، اسی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ حضرت امام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کی جان کا دشمن تھا اور اسی لئے حضرت امام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کی شہادت اس کیلئے باعثِ مَسَرَّت ہوئی۔ حضرت امام رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کا سایہ اٹھنا تھا، یزید کُھل کر کھیلا (یعنی بالکل آزاد ہو گیا) اور اَنْواع و اَقْسام کے مَعاصِی (یعنی گُناہوں) کی گرم بازاری ہو گئی۔ حرام کاری، بھائی بہن کا نکاح، سُود، شراب، اعلانیہ رائج ہوئے، نمازوں کی پابندی اُٹھ گئی، بغاوت و سرکشی اِنْتِہا کو پہنچی، خَباثت نے یہاں تک زور کیا کہ مُسلِم بن عُقبہ کو بارہ ہزار (12000) یا بیس ہزار

1 ... عمدۃ القاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، ۲/۲۶۱، رقم: ۱۲۰

(20, 000) کالشکرِ گراں لے کر مدینۂ طِیِّبَہ کی چڑھائی کیلئے بھیجا۔ یہ 63 ہجری کا واقعہ ہے۔ اِس نامُراد لشکر نے مدینۂ طِیِّبَہ میں وہ طُوفان برپا کیا کہ اللہ کی پناہ!، قتل، غارت اور طرح طرح کے مَظالِم، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ کے ہمسایوں پر کئے۔ وہاں کے رہنے والوں کے گھر لُوٹ لئے، سات سو (700) صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو شہید کِیا اور دوسرے عام باشندے مِلا کر دس ہزار (10, 000) سے زیادہ کو شہید کیا، لڑکوں کو قید کر لیا، ایسی ایسی بدتمیزیاں کیں، جن کا ذکر کرنا ناگوار ہے۔ مسجدِ نَبَوِی شریف کے سُتونوں میں گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ صرف حضرت سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مجنوں بن کر وہاں حاضر رہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن حَنْظَلَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا کہ یزیدیوں کی بُری حرکات اس حد تک پہنچیں کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ اِن کی بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برسیں۔ (الصواعق المحرقہ ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اہل السنۃ، ص ۲۲۱ ملخصاً) پھر یہ شریر لشکر، مَکَّۂ مُکَرَّمَہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں امیرِ لشکر مر گیا اور دُوسرا شخص اُس کا قائم مقام کِیا گیا۔ مَکَّۂ مُعَظَّمَہ پہنچ کر اُن بے دِینوں نے مِنْجَنِیْق (پتّھر پھینکنے کا آلہ ہوتا ہے جس سے پتّھر پھینک کر مارا جاتا ہے اس کی زَد بڑی زبردست اور دُور کی مار ہوتی ہے) سے پتّھروں کی بارش کی۔ اِس سنگ باری سے حَرَم شریف کا صحنِ مُبارک پتّھروں سے بھر گیا اور مسجدِ حرام کے سُتون ٹُوٹ پڑے اور کعبۂ مُقَدَّسہ کے غِلاف شریف اور چھت کو اُن بے دِینوں نے جلا دِیا۔ اِسی چھت میں اُس دُنبہ کے سینگ بھی تَبَرُّک کے طور پر محفوظ تھے، جو حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے فِدْیہ میں قُربان کِیا گیا تھا، وہ (سِینگ) بھی جل گئے، کعبۂ مُقَدَّسہ کئی روز تک بے لباس رہا اور وہاں کے باشندے (یزیدی لشکر کی طرف سے پہنچنے والی) سخت مُصیبت میں مُبْتَلا رہے۔ (خلاصہ سوانح کربلا، ص ۱۷۷ تا ۱۷۹، ملخصاً)

نواسۂ رسول کا خُطبہ

پیارے **اسلامی بھائیو!** یزیدپَلید جب تک زِندہ رہا، ظُلْم و سِتَم کی آندھیاں چلاتا رہا۔اُس کی پوری زندگی بے رحمی کی افسوسناک داستان ہے، یزید کے ہاتھ مکہ ومدینہ اور شُہدائے کربلا کے مظلوموں کے خُون سے رنگے ہوئے ہیں، اِقْتِدار کی ہَوَس نے اُسے پاگل اور اَفرادی قوّت نے اُسے مَغرُور بناڈالا تھا، چاہئے تو یہ تھا کہ وہ راکبِ دوشِ مُصْطَفٰے، جگر گوشۂ مُرتَضیٰ، دِلْبَندِ فاطمہ، سُلْطانِ کربلا، سَیِّدُ الشُّہدا، اِمامِ عالی مقام، اِمامِ عرشِ مقام، امامِ ہُمَام، اِمامِ تِشْنہ کام کے فضائل وکمالات سے مُتَعَلِّق فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیشِ نظر رکھ کر اُن کی قَدْر و مَنْزِلَت کا اِعْتِراف کرتا، اُن کی اور اُن کے رُفَقا کی خدمت کرکے جنّت پالیتا، مگر آہ! اُس نے تو شیطانِ لَعِین اور نَفْسِ اَمّارہ کی غُلامی کا طَوق اپنے گلے میں ڈالے رکھا اور مُسلسل ہَٹ دَھرمی کا مُظاہرہ کرتا رہا، بالآخر اپنے ناپاک منصوبے کو عَمَلی جامہ پہناتے ہوئے اُس ظالِم و جابِر اور فاسِق وفاجِر نے گُلشنِ اَہْلِ بَیْت کو جس بے دَرْدی کے ساتھ اُجاڑا اور پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نازُک وخُوش نُما پھولوں کو جس بے دردی سے مَسَلا اُس کے تصوُّر سے ہی رُوح کانپ جاتی ہے اور پلکیں بھیگ جاتی ہیں۔

اُن گُستاخوں، بے اَدَبوں اور غدّاروں نے اِس بات کی کوئی پروانہ کی کہ نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت اِمام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے اپنی مَحَبَّت اور اُن کی عظمت وفضیلت کو کس قدر تاکید کے ساتھ بیان فرمایا: **ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیا**، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا) دُنیا میں میرے دو (2) پُھول ہیں۔[1] نیز ارشاد فرمایا: **اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبابِ اَھْلِ الْجَنَّۃ**، یعنی حَسَن اور حُسَیْن (رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا) جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی . . . الخ، ۵/۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

سُلطانِ کربلا، حضرت اِمامِ عالی مقام، امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ چونکہ بہت زیادہ رَحم دل تھے، لہٰذا آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یزید پلید کے ظالم و جابر ساتھیوں کو میدانِ جنگ میں دعوتِ فکر دیتے رہے، نیز اپنی اَہَمِّیَّت بتلا کر اُنہیں جنگ و جِدال اور ظُلم و سِتَم سے باز آنے کی مُسلسل نصیحت فرماتے رہے، چُنانچہ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کِیا اور پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِس قدر بلند آواز میں پُکارا کہ جسے تمام لوگوں نے سُنا، چُنانچہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہَرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے مُتَعَلِّق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازِم ہوچکا ہے اور اپنے آنے کا عُذر بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا عُذر قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں اِنْصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے مُتَعَلِّق کوئی مُواخذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہو گا۔ ہاں! اگر تم میرا عُذر قبول نہیں کرتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارکہ تلاوت فرمائیں:

فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ (پ ۱۱، یونس: ۷۱)	ترجَمۂ کنز العرفان: تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں جو کچھ کر سکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو
اِنَّ وَلِیِّ َۧ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۚۖ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۹۶)	ترجَمۂ کنز العرفان: بیشک میرا مددگار اللہ ہے جس نے کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے

پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ پاک کی حَمد وثَنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا: تم لوگ میری نِسبَت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں ...؟، کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و

دُرُست ہے۔ ۔ ۔ ؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں۔ ۔ ۔ ؟ کیا سَیِّدُ الشُّہدا ء حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے والد کے چچا نہیں۔ ۔ ۔ ؟ کیا حضرت جعفر طیّار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میرے چچا نہیں۔ ۔ ۔ ؟ کیا تم تک میرے اور میرے بھائی سے مُتَعَلِّق رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو۔ ۔ ۔ ؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللّٰہ پاک کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جُھٹلاتے ہو تو حضرت جابِر بن عبدُ اللّٰہ، ابو سعید، سَہل بن سَعد، زید بن اَرْقم یا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے (میرے مُتَعَلِّق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے۔ ۔ ۔ ؟ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے مُتَعَلِّق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا کی قسم! مَشْرِق و مَغْرِب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سِوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی کیا، تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طَلَب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دِیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص دَرکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)۔ ۔ ۔ ؟ وہ بدبَخت خاموش رہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبجَر، اے قَیس بن اَشْعَث، اے زید بن حارِث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟ وہ صاف مُکر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تاکہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔ بدنصیب قَیس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد بدنِہاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں۔ (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: اللّٰہ کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللّٰہ کے بندو! میں اپنے

اور تمہارے رَبّ کی پناہ لیتاہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتاہوں، ہر اُس مُتَکَبِّر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[1]

ظالم کے ذریعے ظالموں کی ہلاکت

افسوس صد کروڑ افسوس! مال وزر اور عُہدوں کی لالچ نے یزیدی لشکر کی آنکھوں پر گمراہی کی پٹّی باندھ دی تھی، وہ بد نصیب لوگ دنیائے ناپائیدار کی فانی مَحَبَّت سے سَرشار اور شہرت و اِقْتِدار کی ہَوَس (یعنی لالچ) میں گرِفتار تھے، اُن کے دل پتّھر سے بھی زیادہ سخت ہوچکے تھے، ان پر بَدبَختی اور شیطانیّت غالِب آچکی تھی، لِہٰذا اُن پر مظلومِ کربلا، امامِ عالی مقام، امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مُخْلِصانہ نصیحتوں اور اِرشادات کا کوئی اَثر نہ ہوا، کیونکہ وہ خُونخوار دَرِنْدے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خُون کے پیاسے تھے، لِہٰذا اِن نصیحتوں کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے جنگ کرنے پر بَضِد رہے۔

ہمارے غَیب دان آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو چُونکہ واقِعۂ کربلا کا پہلے ہی سے عِلْم تھا اور جانتے تھے کہ میرا کلمہ پڑھنے والے ہی میرے اَہْلِ بَیْت کو خاک وخُون میں نہلائیں گے، لِہٰذا وِصالِ ظاہری سے قَبْل ہی حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی، حضرت فاطمۃُ الزّہرا اور حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن سے فرمادِیا تھا: اَنَا سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ یعنی جو تم سے صُلْح کرے گا، میں اُس کے لئے صُلْح جُو ہوں اور جو تم سے جنگ کرے گا، میں اُس سے جنگ کرنے والا ہوں۔[2]

1 . . . الکامل فی التاریخ، سنۃ احدی وستین، ذکر مقتل الحسین، ۳/۴۱۸۔۴۱۹ ملتقطا وملخصاً

2 . . . ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، فضل الحسن والحسین . . . الخ، ۱/۹۷، حدیث: ۱۴۵

لہٰذا جس غلیظ اِقْتِدار کی خاطر اُن بدکِردار و بداَطْوار یزیدیوں نے اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی مول لیتے ہوئے میدانِ کربلا میں خاندانِ اَہْلِ بَیْت پر ظُلم و سِتَم کی آندھیاں چلائیں، وہ اِقْتِدار اُن کے لئے تَباہی و بَربادی کا پروانہ ثابت ہوا۔ آیئے! پہلے یزیدی فوج کے بدبَخْتوں کے مَجْمُوعی اَنْجام کے بارے میں سُنتے ہیں اور پھر یزیدِ پَلید کے دَرْدناک اَنْجام کے بارے میں سُنیں گے۔

یُوں تو دِین کی مَدد و نُصْرت کی سعادت اَہْلِ حق کو ہی حاصل ہوتی ہے، مگر بعض اَوْقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اللہ ظالموں، نافرمانوں اور فاجِروں کو اِقْتِدار عطا کرکے اُن کے ذریعے بھی اپنے دِین کا کام لیتا اور ظالموں کو اُن کے ہاتھوں ہلاک کرواتا ہے جیسا کہ پارہ 8 سورۃُ الْاَنْعام کی آیت نمبر 129 میں ارشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾ (پ۸، الانعام: ۱۲۹)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر اُن کے اعمال کے سبب مُسَلَّط کردیتے ہیں

حدیث شریف میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ یعنی بیشک اللہ پاک اِس دِین کا کام فاجر (یعنی گُناہگار) شخص سے بھی کروالیتا ہے۔ (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۶) چُنانچہ شہیدوں کے خُونِ ناحق کا بدلہ لینے کے لئے اللہ پاک نے ٹھیک چھ (6) سال بعد مُختار ثَقَفی جیسے کَذّاب یعنی جھوٹے اور ظالم شخص کو مُقرَّر فرمایا، جس نے ایک ایک یزیدی کو چُن چُن کر نہایت سَفّاکی اور بے دَرْدی کے ساتھ مَوت کے گھاٹ اُتار دِیا اور کیوں نہ ہو کہ حضرت عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں، اللہ پاک نے حُضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے یحیٰ بن زَکَرِیَّا (عَلَیْہِمَا

السَّلَام) کے (قتل کے) عِوَض سَتَّر ہزار (70,000) مارے اور بیشک میں آپ کے نواسے کے (قتل کے) عِوَض اِن سے دُگنے ماروں گا۔[1] لہٰذا اللہ پاک اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اِن فرامین کا ظُہور ہونا شروع ہوا اور پھر یکے بعد دیگرے اِبْنِ زِیاد، اِبْنِ سَعْد، شِمْر، قَیْس بن اَشْعَث کِنْدی، خَوْلی بن یزید، سِنان بن اَنَس نَخْعِی، عبدُ اللہ بن قَیْس، یزید بن مالک اور باقی تمام بَدبَخْت جو حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے قتل میں شریک یا کوشاں تھے، طرح طرح کی اذیّتیں دے کر قتل کئے گئے اور اُن کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانحِ کربلا، ص ۱۸۳، ملخصاً)

عُبیدُ اللہ بن زِیاد کی ہلاکت

عُبَیْدُ اللہ بن زِیاد، یزید کی طرف سے کُوفہ کا والی (گورنر) مقرر کیا گیا تھا۔ اسی بدنِہاد کے حکم سے حضرت امام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اور آپ کے اَہْلِ بَیْت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یہ تمام اِیذائیں پہنچائی گئیں، یہی اِبْنِ زِیاد (مقامِ) مُوصِل میں تیس ہزار (30,000) فَوج کے ساتھ اُترا۔ (واقعۂ کربلا کے ٹھیک 6 سال بعد) مُختار نے ابراہیم بن مالک اَشْتَر کو اِس کے مقابلہ کے لئے ایک فوج کو لے کر بھیجا، مُوصِل سے پندرہ (15) کوس کے فاصلے پر دریائے فُرات کے کَنارے دونوں لشکروں میں مُقابلہ ہوا اور صبح سے شام تک خُوب جنگ رہی۔ جب دن ختم ہونے والا تھا اور آفتاب قریبِ غُروب تھا، اُس وقت ابراہیم کی فوج غالب آئی، اِبْنِ زِیاد کو شکست ہوئی (اور) اُس کے ہمراہی بھاگے۔ ابراہیم نے حکم دِیا کہ فوجِ مُخالِف میں سے جو ہاتھ آئے، اُس کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔ چُنانچہ بہت سے ہلاک کئے گئے۔ اِسی ہنگامہ میں اِبْنِ زِیاد بھی فُرات

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، استشھد الحسین یوم الجمعۃ یوم عاشوراء، ۱۷۳/۴، حدیث: ۴۸۷۵

کے کَنارے مُحرَّم کی دسویں تاریخ 67 ہجری میں مارا گیا اور اُس کا سر کاٹ کر ابراہیم کے پاس بھیجا گیا، ابراہیم نے (وہ ناپاک سر) مُختار کے پاس کُوفہ میں بھجوایا، مُختار نے دارُ الاِمارت (یعنی دارُالحکومت) کُوفہ کو آراستہ کِیا اور اہلِ کُوفہ کو جمع کر کے اِبْنِ زِیاد کا ناپاک سر اُسی جگہ رکھوایا، جس جگہ اُس مَغرورِ حکومت و بندۂ دُنیا نے حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا سرِ مُبارک رکھا تھا۔ مُختار نے اہلِ کُوفہ کو خِطاب کر کے کہا کہ اے اہلِ کُوفہ! دیکھ لو کہ حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے خُونِ ناحق نے اِبْنِ زِیاد کو نہ چھوڑا، آج اِس نامُراد کا سر اِس ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ یہاں رکھا ہوا ہے، چھ (6) سال ہوئے ہیں، وہی تاریخ ہے، وہی جگہ ہے، خُداوَندِ عالَم نے اِس مَغرور، فرعون خِصال کو ایسی ذِلَّت و رُسوائی کے ساتھ ہلاک کِیا، اِسی کُوفہ اور اِسی دارُ الاَمارت میں اِس بے دِین کے قتل و ہلاک پر جشن مَنایا جارہا ہے۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۲)

عِمارہ بن عُمَیر سے مروی ہے کہ جب عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنِہاد اور اُس کے ساتھیوں کے (کٹے ہوئے) سر لاکر مسجد کے صحن میں رکھے گئے تو میں بھی اُن کے پاس گیا، لوگ کہنے لگے "آگیا آگیا" (میں نے دیکھا) تو ایک سانپ آیا جو تمام سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا عُبَیْدُ اللہ اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کے (سر کے پاس پہنچ کر اُس کے) نتھنوں میں داخل ہوگیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر نکلا پھر چلا گیا، حتّٰی کہ (نگاہوں سے) اوجھل ہوگیا (کچھ ہی دیر بعد) لوگ پھر کہنے لگے "آگیا آگیا" دو یا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (اَلْاَمَان وَ الْحَفِیْظ) (ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن۔۔۔الخ ۵/ ۴۳۱، حدیث: ۳۸۰۵)

صَدرُ الْاَفاضِل حضرت علّامہ مولانامُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُنہیں (یعنی یزیدیوں کو) نہیں معلوم تھا کہ خُونِ شُہَداء رنگ لائے گا اور سَلْطَنت کے پُرزے اُڑ جائیں گے، ایک ایک شخص جو قتلِ حضرتِ امام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میں شریک ہوا ہے،

طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک ہو گا، وہی فُرات کاکَنارہ ہو گا، وہی عاشورہ (یعنی 10 مُحَرَّمُ الْحَرام) کا دن، وہی ظالموں کی قوم ہو گی اور مُختار کے گھوڑے اُنہیں روندتے ہوں گے، اُن کی جماعتوں کی کثرت اُن کے کام نہ آئے گی، اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے، گھر لُوٹے جائیں گے، سُولیاں دی جائیں گی، لاشیں سڑیں گی، دُنیا میں ہر شخص تُف تُف کرے گا، اِس ہلاکت پر خُوشی منائی جائے گی، مَعْرِکَۂ جنگ میں اگرچہ اُن کی تعداد ہزاروں کی ہو گی مگر چُوہوں اور کُتّوں کی طرح اُنہیں جان بچانی مُشکل ہو گی، جہاں پائے جائیں گے ماردیئے جائیں گے، دُنیا میں قیامت تک اُن پر نفرت وملامت کی جائے گی۔ (سوانح کربلا، ص ۱۸۴-۱۸۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب ! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے **اسلامی بھائیو!** یہ تو تھا یزیدیوں اور یزید کے دستِ راست اِبْنِ زِیاد بد نِہاد کے بدترین اور ذِلَّت ناک اَنْجام کا مَجْمُوعی اور مُخْتَصَر تذکرہ کہ کس طرح مُختار ثَقَفی کے حکم پر اُس کے لشکر نے یزیدی فَوج کے ایک ایک شخص کو مَوت کے گھاٹ اُتار دیا، اب ذرا یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں بھی سُنئے۔

یزید کا اَنْجام

واقعۂ کربلا کے کچھ ہی دنوں کے بعد یزید ایک ہلاکت خیز اور انتہائی مُوذِی مَرَض میں مُبْتَلا ہوا، پیٹ کے دَرْد اور آنتوں کے زَخْموں کی ٹِیس (یعنی تکلیف) سے ماہیِ بے آب (یعنی جس طرح مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے) کی طرح تڑپتا رہتا تھا، حِمْص میں جب اُسے اپنی مَوت کا یقین ہو گیا تو اپنے بڑے لڑکے مُعاویہ کو بِسْترِ مَرگ پر بُلایا اور اُمورِ سَلْطَنَت کے بارے میں کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ بے ساختہ بیٹے کے مُنہ سے چیخ نکلی اور نہایت ذِلَّت و حقارت کے ساتھ یہ کہتے ہوئے باپ کی پیشکش کو ٹھکرا دِیا کہ جس تاج و تخت پر آلِ رسول کے خُون کے دَھبّے ہیں، میں اُسے

ہرگز قبول نہیں کرسکتا، خُدا اِس منحوس سَلْطَنَت کی وِرَاثَت سے مجھے مَحْرُوم رکھے، جس کی بنیادیں نواسئہ رسول کے خُون پر رکھی گئی ہیں۔ یزید اپنے بیٹے کے مُنہ سے یہ اَلْفاظ سُن کر تڑپ گیا اور شِدّتِ رَنج واَلَم سے بستر پر پاؤں پٹخنے لگا، مَوت سے کچھ دن پہلے یزید کی آنتیں سڑ گئیں اور اُس میں کیڑے پڑگئے، تکلیف کی شِدّت سے خِنزیر کی طرح چیختا تھا، پانی کا قَطرہ حَلْق سے نیچے اُترنے کے بعد نَشْتَر کی طرح چبھنے لگتا تھا، عجیب قَہرِ اِلٰہی کی مار تھی، پانی کے بغیر بھی تڑپتا تھا اور پانی پاکر بھی چیختا تھا، بالآخر اِسی دَرْد کی شِدّت سے تڑپ تڑپ کر اُس کی جان نکلی، لاش میں ایسی ہولناک بدبُو تھی کہ قریب جانا مشکل تھا، جیسے تیسے اُس کو سِپُردِ خاک کیا گیا۔ (1)

شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے ”امام حُسَیْن کی کرامات“ میں یزید پلید کے اَنْجام کے بارے میں ایک اور واقعہ نقل کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یزید پلید کی مَوت کا ایک سَبَب یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ وہ ایک رُومیُّ النَّسل لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوگیا تھا، مگر وہ لڑکی اندرونی طور پر اُس سے نفرت کرتی تھی، ایک دن رنگ رلیاں مَنانے کے بہانے اُس نے یزید کو دُور ویرانے میں تنہا بُلایا، وہاں کی ٹھنڈی ہواؤں نے یزید کو بَدمَسْت کردِیا، اُس دوشیزہ نے یہ کہتے ہوئے کہ جو بے غیرت و نابَکار (یعنی نِکَمّا) اپنے نبی کے نواسے کا غَدّار ہو وہ میرا کب وفادار ہوسکتا ہے، خنجرِ آبدار (تیز دھار) کے پے درپے وار کرکے چِیر پھاڑ کر اُس کو وہیں پھینک دِیا۔ چند روز تک اُس کی لاش چِیل کوّوں کی دعوت میں رہی۔ بالآخر ڈُھونڈتے ہوئے اُس کے اَہالی مَوالی (یعنی نوکر چاکر) وہاں پہنچے اور گڑھا کھود کر اُس کی سڑی ہوئی لاش کو وہیں داب (دَفنا) آئے۔ (2) اب ذرا اس کی قَبْر کا حال بھی سُنتے چلئے۔ چُنانچہ

1 . . . تاریخ کربلا، ص ۳۴۵

2 . . . امام حسین کی کرامات، ص ۴۷

یزید کی قَبْر کا حال

دِمشق کے پُرانے قَبْرِستان بابُ الصَّغِیْر کے کچھ آگے یزید کی قَبْر کا نشان تھا، جس پر آج سے کئی سالوں پہلے لوگ اینٹیں پتّھر مارتے تھے اور اکثر اینٹوں کا ڈھیر لگا رہتا تھا، وہاں اب شیشہ، کانچ، (اور) لوہا گلانے کی بھٹّی لگی ہوئی ہے، اُس کارخانے میں شیشے کے برتن بنائے جاتے ہیں، اُس لوہے اور کانچ کو گلانے کی آگ والی بھٹی بالکل ٹھیک جس جگہ قَبْر تھی وہاں بنی ہوئی ہے۔ گویا یزید کی قَبْر پر ہر وقت آگ جلتی رہتی ہے۔ (شہادت نواسہ سید الابرار، ۹۱۸-۹۱۹)

پیارے **اسلامی بھائیو!** آپ نے سُنا کہ نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَہْلِ بَیْتِ اَطْہار رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ دُشمنی رکھنے اور اُنہیں اَذِیَّت پہنچانے والوں کا کیسا بدترین اَنْجام ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اُنہیں کَفَن بھی نصیب نہیں ہوتا، دُنیا میں بھی ذِلَّت اُن کا مُقدّر بن جاتی ہے اور آخرت میں بھی اُنہیں رُسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا نیز اُن کا ٹھکانا جہنّم کی آگ ہے۔

نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس شخص نے میرے اَہْلِ بَیْت پر ظُلم کیا اور مجھے میری عِتْرتِ پاک (یعنی اولاد) کے بارے میں اَذِیَّت دی، اُس پر جنَّت حرام کر دی گئی۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص بَیْتُ اللّٰہ شریف کے ایک کونے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھے، روزے رکھے اور پھر اَہْلِ بَیْت کی دُشمنی پر مر جائے تو وہ جہنّم میں جائے گا۔[2]

1 ۔۔۔ برکات آل رسول، ص ۲۵۹

2 ۔۔۔ مُسْتَدْرَک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، مبغض اہل البیت یدخل النار ۔۔۔ الخ، ۴/۱۲۹-۱۳۰ حدیث: ۴۷۶۶

پیارے اسلامی بھائیو! یزید پلید پر چُونکہ اپنی حکومت و سَلْطَنَت بچانے کا جنّ سوار تھا، لہٰذا اِس بدبخت نے اِقْتِدار کے نشے میں بَدمَسْت ہو کر گلشنِ فاطمہ کو اِس قدر بے دَرْدی کے ساتھ پامال کِیا کہ سُن کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل رَنْجِیْدہ ہو جاتا اور آنکھوں سے بے ساختہ اَشک رَواں ہو جاتے ہیں۔ بہر حال یزیدیوں کے اَنْجامِ بد سے یہ بھی پتا چلا کہ اللہ والوں کی دُشمنی دُنیا و آخرت میں خَسارے کا باعث ہے، کیونکہ واقعۂ کربلا میں جتنے اَشْخاص شہید ہوئے، وہ سب کے سب اللہ پاک کے مُقرَّب ترین اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں سے تھے اور جو بدنصیب اللہ پاک کے اَولیا سے دُشمنی رکھتا ہے، اُسے اللہ پاک کی طرف سے اعلانِ جنگ دِیا جاچکا ہے، چُنانچہ

نبیِ اَکْرَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ، یعنی جو میرے کسی ولی سے دُشمنی کرے، میں اُس سے اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

یزید کو پلید کہنا کیسا؟

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! اگرچہ یزید پلید اَزْ خُود اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کی فوج میں شامل نہ رہا مگر شہیدان و اَسِیرانِ کربلا پر جس قدر بھی ظُلم و جَفا ڈھائے گئے، اُن میں اِبْنِ زِیاد بدنِہاد کو نہ صرف یزید پلید کی بھرپُور رِضامندی اور اُس کی مکمل تائید و حِمایت حاصل رہی بلکہ اُسی فاسِق و فاجر شخص کے حکم پر ظالموں کے سردار اِبْنِ زِیاد بدنِہاد اور اُس کے

1 ۔۔۔ بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، ۲۴۸/۴، حدیث: ۶۵۰۲

لشکریوں نے اَہلِ بَیتِ اَطہار کی سرِ عام گستاخیاں کیں اور تپتی دُھوپ میں میدانِ کربلا کی سَرزمین کو جاں نثاروں کے خُون سے رَنگین کِیا، لہٰذا یزید جیسے پلید و بد بخت کو بے قصور قرار دینا، اَہلِ بَیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے غدّاری، مُحِبّانِ اَہلِ بَیت کی دل آزاری، اللہ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی نیز اللہ پاک کے قہر و غضب اور جہنّم کی حقداری کا سبب ہے۔اس مُعاملے میں خُلفائے راشِدین کا طرزِ عمل ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے، وہ حضرات اَہلِ بَیتِ اَطہار بالخُصوص امامِ عالی مَقام حضرت امام حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عزّت و نامُوس کے سچّے مُحافِظ تھے، یزید پلید سے اُنہیں سخت نَفرت تھی نیز یہ نُفُوسِ قُدسیہ اُس پلید کو اَمیرُ المُومنین کہنے والے بد بختوں کو سخت سے سخت سزا دیتے تھے۔

مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"حضرت عمر بن عبدُ العزیز کی 125 حکایات"** کے صَفْحَہ 392 پر ہے کہ حضرت عمر بن عبدُ العزیز قاتِلِ حُسَیْن "یزید پلید" کو خلیفہ نہیں تسلیم کرتے تھے، چُنانچہ ایک بار دورانِ گفتگو کسی نے یزید کو اَمیرُ المُومنین کہا تو (آپ سخت ناراض ہوئے اور) اُس سے فرمایا: تم یزید کو اَمیرُ المُومنین کہتے ہو؟ پھر اُسے بیس (20) کوڑے مارنے کا حکم دِیا۔ (تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویہ ابو خالد الاموی، ص ۲۰۹)

اَعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنَّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں جب یزید کے بارے میں سُوال کیا گیا کہ یزید کو پلید کہنا شرعاً جائز ہے یا نہیں، نیز اُس کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہنا دُرُست ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: یزید بیشک پلید تھا، اُسے پلید کہنا اور لکھنا جائز ہے، اور اُسے رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ کہے گا مگر ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے بُغْض و کِینہ رکھنے والا ہے جو) کہ اَہلِ بَیتِ رسالت کا دُشمن ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ (فتاویٰ رضویہ، ۱۴/ ۶۰۳، ملخصاً)

حضرت علّامہ اِبنِ حَجَر ہیتمی مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت صالح بن احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے والد حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: (بابا جان!) ایک قوم ہماری جانب یہ بات مَنْسُوب کرتی ہے کہ ہم یزید کے حِمایتی ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یَابُنَیَّ وَھَل یَتَوَلّٰی یَزِیْدَ اَحَدٌ یُؤمِنُ بِاللہِ اے میرے بیٹے! کیا اللہ پاک پر ایمان رکھنے والا بھی یزید پلید کا حِمایتی ہو سکتا ہے؟ (الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اہل السنۃ، ص ۲۲۲)

یزید کا بیٹا مُعاویہ جو کہ نیک و صالح تھا، قتلِ امام حُسَین کی وجہ سے اپنے باپ یزید غدّار و مکّار سے سخت نفرت کرتا تھا، چُنانچہ (اپنے باپ یزید پلید کے بارے میں) کہنے لگا: میرے باپ کو حکومت دی گئی، وہ نالائق تھا، نواسۂ رسول سے لڑا، اُس کی عُمر کم کر دی گئی اور اس کی نَسل تباہ کر دی گئی، وہ اپنی قَبر میں گُناہوں کے سبب گِروی رکھ دِیا گیا (یعنی تا قیامت مُبتلائے عذاب ہو گیا)، پھر روتے ہوئے کہنے لگے: ہم پر سب سے زیادہ گِراں اُس کی بُری مَوت اور بُرا ٹھکانہ ہے، اُس بد بَخْت نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولاد کو قتل کِیا، شراب حلال کی اور کعبے کی بے حُرمتی کی۔ (الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر، الخاتمہ فی بیان اعتقاد اہل السنۃ، ص ۲۲۴)

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یزید پلید فاسق، فاجر، مُرتکبِ کبائر (یعنی گناہِ کبیرہ کرنے والا) تھا، مَعاذَ اللہ اُس سے اور رَیحانۂ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے کیا نسبت؟ آج کل جو بَعض گمراہ کہتے ہیں کہ ہمیں اُن کے مُعامَلہ میں کیا دَخل؟ ہمارے وہ (یعنی امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) بھی شہزادے (ہیں)، وہ (یزید پلید) بھی شہزادے (ہیں) ایسا بکنے والا مَردُود، خارِجی، ناصبی (یعنی اپنے سینے میں حضرت علی اور حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ عَنْھُم سے بُغض و کینہ رکھنے والا ہے

اور)مُستَحِقِّ جہنّم ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۲۶۱،حصہ اوّل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیغامِ کربلا

پیارے **اسلامی بھائیو!** یقیناً جب تک زمین و آسمان کا وُجود باقی رہے گا، واقعۂ کربلا عاشقانِ صحابہ و اہلبیت کو صَبر وتَحَمُّل، اِیثار و قربانی اور گلشنِ اسلام کی آبیاری کا دَرْس و پیغام دیتا رہے گا۔ جَفاکار و سِتَم شِعار یزیدیوں نے جس بے مُرُوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہَرہ کِیا یقیناً تاریخ میں اُس کی مِثال نہیں مل سکتی، باوُجود یہ کہ گھر کا گھر سب لُٹ گیا، کئی بیبیاں بیوہ اور بچّے یتیم ہوگئے، امام رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ کے ساتھی، ہاشمی جوان، مُسلم بن عقیل و اَولادِ عقیل، فَرزَندانِ علی و شہزادگانِ حَسَنَیْن کَرِیْمَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن یزیدی لشکر کے زہریلے تیر و تلوار اور نیزوں سے چھلنی ہوکر وَقْفے وَقْفے سے نواسۂ رسول کے قدموں پر نِثار ہوتے رہے، یزیدیوں کی بے مُرُوَّتی و بے غیرتی کا عالَم یہ تھا کہ دُودھ پیتا ننّھا علی اَصغر رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ شِدّتِ پیاس سے تڑپتا رہا، بالآخر تیر کا شِکار ہوکر شہادت سے سَرفراز ہوا، اَلْغَرَض گمراہیت کے عَلَمبرداروں نے چمنِ زَہرا کے ہرے بھرے بوستان کو دِن دھاڑے تَہَس نَہَس(تباہ و برباد) کرکے رکھ دِیا، مگر قربان جایئے میدانِ کار زار(میدانِ جنگ) کے بہادر شہسواروں، اہلِ بَیْتِ اَطْہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن کے روشن تاروں اور گُلشنِ فاطمہ کے جگر پاروں کی ہمّت اور صبر و اِسْتِقْلال پر کہ اِس قدر دل سوز مَصائب وآلام میں مُسلسل تین(3) دن بھوک و پیاس سہہ کر بھی صبر و اِسْتِقامت کے ساتھ باطل کے خِلاف ڈَٹے رہے اور صَبْر کا دامن مَضْبُوطی سے تھامے رکھا، کیونکہ یہ ایک آزمائش تھی اور اللہ والوں کی ہمیشہ سے یہ شان رہی ہے کہ آزمائشوں میں صبر وبرداشت سے کام لیتے ہیں جیسا کہ

عبدُالملک بن مَروان کے وَقْت میں جب دوبارہ حضرت علی بن حُسین اِمام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اَسِیر (یعنی قید) کئے گئے اور لوہے کی بھاری قَیْد وبَند کا بارِ گراں (بھاری بوجھ) اُن کے تَنِ نازنین پر ڈالا گیا اور پہرہ دار مُتَعَیَّن کر دیئے گئے، امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حالت کو دیکھ کر رو پڑے اور کہا: مجھے تمنّا تھی کہ میں آپ کی جگہ ہوتا کہ آپ پر یہ بارِ مَصائب دل پر گوارا نہیں ہے۔ اس پر حضرت امام زَیْنُ الْعابِدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اس قید وبندش سے مجھے کرب وبے چینی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر میں چاہوں تو اس میں سے کچھ بھی نہ رہے، یہ فرما کر بیڑیوں میں سے پاؤں اور ہتھکڑیوں میں سے ہاتھ نکال دیئے۔ (المنتظم، سنۃ اربع وتسعین، ۵۳۰۔علی بن الحسین...الخ، ۶/۳۳۰، ملخصاً)

پیارے **اسلامی بھائیو!** بِلا شُبہ اَسِیرانِ وشہیدانِ کربلا کا یہ صَبْر قابلِ تحسین اور لائقِ تقلید ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اگر ہم پر بھی کوئی ناگہانی مُصیبت آجائے، مثلاً قریبی عزیز وفات پا جائیں یا بچّہ بیمار پڑ جائے، ڈاکہ پڑ جائے یا کوئی حادِثہ پیش آجائے، پولیس گرفتار کرلے یا مُقدَّمہ قائم ہوجائے، رقم یا گاڑی وغیرہ گُم یا چوری ہوجائے، سردی وگرمی شِدَّت اختیار کرجائے یا نوکری سے نکال دیا جائے، اَلغَرَض بلاؤں کا ہُجوم ہی کیوں نہ ہوجائے، اُس وَقْت مَظلومینِ کربلا کے مَصائب وآلام کو یاد کرکے صَبْر واِسْتِقْلال کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صَبْر صَبْر اور صرف صَبْر سے کام لیجئے کہ مُصیبتوں پر صبر کرنے والوں کو اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے بروزِ قیامت بے شُمار اِنْعام واِکرام سے سَرفراز فرمائے گا۔

اللہ پاک ہمیں بھی اسیرانِ وشُہَدائے کربلا رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے صَدْقے مُصیبتوں پر صبر کرنے اور ایسے موقع پر شکوہ وشکایت کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد